SED.
D.L.O.
CALCUTTA

منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر آمدہ منشور محمدی

32
لال مسجد
اسٹریٹ
منگلور

ابو محمد عبد الواحد حفید ابن المدبر رحمہ اللہ

تورات بلا تورید انجیل بہ تبجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدی

نمبر ۱ | مطبوعہ ۵ محرم ۱۳۰۴ سنہ ہجری | جلد ۱۶

اشتہار

یہہ اخبار عشرہ وار بہ مضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی قیمت سالانہ بحساب ۵ روپیہ بذریعہ منی آرڈر بنام مہتمم ارسال چاہیے

پندرہوین سال کی الوداع اور سولہوین سال کی خیر مقدم

الحمد للہ علی الاسلام | والشکر للہ علی الانعام

ای نام تو قبلہ زبانہا | چشم دلہا چراغ جانہا | آئینہ راز تست عالم
پیدا ست ز ناہمانش نہا | شوق تو بہر دلی کہ افتاد | پر کرد ز خاکہاد کانہا

آج ہم منشور محمدی کے پندرہوین سال کو الوداع کہتے ہین اور سولہوین سال کی خیر مقدم کی مبارکباد مین ناظرین کے خدمات مین ایک منقش پرچہ پیش کرتے ہین جو سولہوین سال کا پہلا نمبر ہوگا اور کچھ مختصر حال اوسکا درج ذیل کرتے ہین .....

منشور محمدی نے سالہاے گذشتہ کے مانند اس سال بھی احقاق حق و ابطال باطل مین کچھ کم ترقی نہین کی اس اخبار نے ردمعاندین مین یہہ رویہ اختیار کیا کہ اظہار حق مین تہذیب صداقت

اور راستی کا نشہ نہ چھوٹے جبکے اس مسلک نے اس بات
کا ثبوت دیا کہ مباحثون مین بے تہذیبی و تعصب و نفسانیت
اظہار حق کو مانع اور مخل مطلب ہی اور جس سے اظہار حق
کا خیال محال بلکہ ناممکن ہی۔
اثبات نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین بڑی کوشش
کی اکثر ایسے مضامین طبع کئے گئے جن مین عقلی ثبوت
کے سوا دلایل نقلی سے ثبوت دیے جنمین سے ایک
رسالہ دافع الاغالیط ہے۔
اور کوشش کی کہ اعتراضہای غیر بر اسلام کو وضاحت
اور متانت کے ساتھ دفع کرے اور ان مقاصد مین بفضل
خدا کامیاب بھی رہا۔
عیسائی اخبارات کا بھی بخوبی مقابلہ کرتا رہا اور جواب
ترکی بہ ترکی سے مسکت کرتا رہا۔
اور اُن اعتراضون کو جو اسلام جیسے پاک و بے عیب
مذہب پر جا رہے تھے دفع کر کے اونکی قلعی کھولنی
شروع کی اور یہان تک تعاقب کیا کہ تاب مقاومت
باقی نہ رہی سکوت کے سوا چارہ نہ لا بہت کم
ایسے نمبر ہونگے جنمین **نور افشان** کے مضامین
کی تردید نہین ہی۔ نور افشان نے جو مقابلہ اسلام
مین بے رونقی دیکھی تو ادہر سے پھرے اودہر اہل ہنود
کے طرف نور افشانی شروع کی چھیڑ کی دیر تھی لگے
اونکی تردید مین کالمونکو سیاہ کرنے اونکی سکوت اپنی جیت
سمجھے صاحب کو خیال نہ آیا کہین وہ بھی مثل اہل اسلام کے
پیچھے پڑین تو پیچھا چھوڑانا مشکل پڑے وہ اس

مقولہ عیب کردن ہنر ہے باید کہ خوب ضبط ذہن کرین
ایک کا تو یہ حال ہوا دوسرے کو جو **شمس** سے
کوکب کو ہبوط کرائے تھے اِسکے معقول اور محققانہ
تقاریر کی رویت اتنی مخوف ہوی اور اسطرح کا
خوف طاری ہوا کہ سحاب کدر مین منہ چھپانا لازم
پڑا مباد لہ تک سے ہاتھ دھو بیٹھے
کمپنی فوج جو نجات کے نام سے خلایق کو بے راہ کر رہے
تھے اسنے دریافت حالات اور کشف تصنع عین
خضر کی سی راہ نمائی کی اور خلایق کو جن کی قسمت
مین ہدایت تھی گمرہی وضلالت سے بچایا۔
اسلام کی ترقی کو جہانتگ اوسکو ملتی رہی بخیال
سعادت و اتمام حجت قبول اسلام کے عنوان سے شایع
کرتا رہا اس تعداد مین پندرہ بیس تو فقط سا کنان
یورپ ہین جو بعد دریافت حقایق و نکات اسلام
مسلمان ہوے تھے۔
آفریقہ کی اس معجزہ نما ترقی کا حال جو وہان ایک
کروڑ بیس لاکھ سے تجاوز کر گئی تھی تحریر کیا گیا
جو ایک صاحب نے جنرل گارڈن صاحب کے روزنامچہ
سے ترجمہ کر کے مرسل کیا تھا۔
مہتمم افسوس کرتا ہی کہ اوسکو اکثر اوقات مقررہ
تاریخ پر بعض مجبوریون کے سبب (جیسے کاتب
اور طباع کا بیمار ہو جانا) شایع نہ کر سکا جسکی اب
معقول معروف العذر عند کرام الناس مقبول
پر بکر معافی مانگتا ہی اور بتوفیق خدا وہ آیندہ کو

اوقات مقررہ پر شایع کرنے کا اقرار کرتا ہے۔

مہتمم اون مضمون نگار معاونون کا شکریہ ادا کرتا ہی جنکی
سعی وکوشش اوسکے کامیابی مقاصد کو جزو اعظم ہی
اور اون معاونون کا جنہون نے ادای زر قیمت اور
عطیہ سے امداد فرمائی۔

اور اون خریدارون کی شکایت کرتا ہی جنہون نے
زر واجب الادا ہی کو شیر مادر سمجھا اور ہپ کر گئے

مہتمم آخرمین گورنمنٹ برطانیہ کا شکریہ ادا کرتا ہے
جسکے عہد معدلت مہد مین وسکو اتنی آزادی
ملی کہ اوسیکے ہم مذہبون سے بحث مین سبقت
لیتے جاتا ہے اور اعلاء کلمۃ اللہ کا موقع اسکے ہاتہ لگا ہے
سب سے آخرمین وہ خدای عزوجل کے طرف ہمہ تن
مصروف ہوکر دست بدعا ہوتا ہے کہ خدا اوسکو
جسطرح اوسنے ابتک عطا فرمایا اوسیطرح ہمیشہ آتش
زبانی عطا کرے معترض دجالون کے قتل مین دلایل
سے عیسی کا کام کیا کرے معترض فراعین کے غرق
مین موسیٰ کی سی سبقت کرے آمین

این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد۔

رویت خدا مین سوال وجواب۔

کرمی منشی محمد شریف صاحب دام کرمکم

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہہ سوال وجواب آپ کی خدمت فیضدرجت مین
اس غرض سے بھیجا جاتا ہی کہ آپ ازراہ کرم اپنے
پرچہ منشور محمدی مین چھاپ کر بندہ کو ممنون ومشکور

ومنکرین کے دلون سے شکوک وشبہات کو دور فرماوین

ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین

الراقم

یار محمد از کلکتہ

جناب مولانا محمد عبد اللہ صاحب مدرس مدرسہ عربیہ

حفظکم اللہ عن الآفات والبلیہ

بعد سلام مسنون کے عرض ہے کہ آپکے سب جوابات
پہونچے اور مجھے ہر طرح سے تسلی ہوگئی مگر اب دیدار
خدا میری عقل مین نہین آتا اور تمامی معقلا کے بھی صریح
خلاف عقل معلوم ہوتا ہی پس امید ہے کہ آپ اسکے
جواب باصواب سے بھی مجھے مطمئن فرماوین اور جیسے تیر
اور سب اشکال کو دفع فرمایا ویسے ہی میرے شبہات
کو اس سے بھی دفع کرین۔

سایل ہ پ از رول گنج ضلع سارن

الجواب

معلوم نہین کہ آپ دنیا مین خدا کے دیدار کو خلاف
عقل سمجھتے ہین یا آخرت مین بس اگر دیدار دنیا وہی
آپ کی عقل مین نہین آتا تو ہم یقینا کہتے ہین کہ اوسکا
بہت سے باتین دنیا کے آپکے عقل مین نہ آتے
ہونگے مثلا دہ نطفہ را صورتے چون پری کا مفہوم
بھی عقل مین نہین آتا وعلی ہذا القیاس لاکہون عجائبات
ہین کہ اونکو کوی نہین سمجھتا لیکن تو بھی اونکا اقرار
کرنا پڑتا ہی ایسی ہی اگر دیدار خدا بھی سمجھا جاے
تو کیا مضایقہ ہے واگر دیدار آخرت آپ کی سمجھ مین

نہین آتا تو امر آخرت کو امر دنیا پر قیاس کرنا اور جن جن
چیزون کو ہم یہان محال سمجھتے ہین اور وہ فی الحقیقت باعتبار
ہمارے ان قوی و وجود کے وہ محال بھی ہین وہان
بھی محال ہوجاوین ہیشک محال ہے کیا جو لڑکا ابھی
اپنے زمانہ طفولیت مین جن جن چیزون پر قادر نہین
جوانی مین بھی اون پر غیر قادر سمجھا جاویگا یا بیماری
کی حالت مین جن جن اشیاء کے استعمال و استمتاع
سے انسان مجبور و محروم ہوا کرتا ہی صحت مین بھی
ویسے ہی انسے مجبور و معذور رہیگا حاشا و کلا
پس ایسے ہی آپ خیال کر لیجئے کہ اس عالم مین جو ہم
لوگ دیدار سے محروم ہین تو اوسکی یہی وجہ ہے
کہ ہمارے قوی مین یہان یہہ طاقت نہین بخشی گئی
ہے حتی کہ ایک ستارا جسکو ہم لوگ آفتاب کہتے
ہین اوسکو بھی آنکھ بھر کر جب نہین دیکھ سکتے تو
آفتاب والے پر کیونکر آنکھ اوٹھا سکتے ہین۔
بہت بڑا شبہ آپ کو اس مین یہی ہوتا ہوگا کہ
اگر دیدار خدا ہو تو خدا مجسم و محدود ہوجاویگا
کیونکہ جب ہماری نظر اوس پر پڑیگی خود بخود
اونہین جہات ستہ مین واقع ہوگی اور ان جہات
مین وہی چیزین آیا کرتے ہین جو مجسم و محدود ہوتے
ہین اور خدا اس سے منزہ و پاک ہی تو اولا یہہ سمجھنا
چاہئے کہ یہہ کچھ ضرور نہین ہے کہ جن جن چیزون پر
ہماری نظرین پڑا کرین وہ سب محدود ہوجایا کرین
دیکھئے آسمان اگرچہ فی نفسہ محدود ہے و باوجودیکہ
ہماری نظر بھی اوسپر پڑتی ہے لیکن تو بھی بالکل
ہمارے سامنے خارجا محدود نہین ہوجاتا جب ہم
رول گنج مین کبھی سیر اور یا کنارہ نکل جایا کرتے
تھے تو دکھن طرف ہم کو ایک معلوم ہوتا تھا کہ شاید
یہہ وہان دریا ہی مین لگا ہوا ہے اور اوتر طرف
بازار ہی مین لگا ہوا معلوم ہوتا تھا ہان پورب پچھم
ذرا نظر پھیلی تھی تو وہ بھی مانجھی وچھپر سے آگے نہین
بڑہتے تھے اور وہان سے جو نکلنے کا اتفاق ہوا تو
آسمان میرے ساتھ ساتھ چلا اور یہان کلکتہ
مین اوسکے اعتبار سے گویا ایک دوسرا آسمان
نظر پڑا علی ہذا القیاس ہم یہان سے اور آپ
وہان سے جب کبھی یہان وہان ہوتے ہین تو پھر
یہی کیفیت ہوجاتی ہے لیکن تو بھی آسمان بالکل
محدود نہین ہوجاتا حالانکہ بنفسہ وہ محدود ہے
پس اس سے ثابت ہوگیا کہ یہہ کچھ ضرور نہین کہ جن جن
چیزون کو ہم دیکھین وہ محدود ہوجایا کرین پس ایسے ہی
ہم خدا کو دیکھینگے اور وہ محدود نہوگا جیسا وہ غیر
محدود ہی ویسا ہی رہیگا۔

ثانیاً یہہ خیال کرنا چاہئے کہ جو لوگ اوسکے منکر ہین
وہ یہہ کیا ظلم کرتے ہین کہ خدا کا دیدار جو اس وقت
ہین اور خدا اس سے منزہ و پاک ہی تو اولا یہہ سمجھنا
چاہئے کہ یہہ کچھ ضرور نہین ہے کہ جن جن چیزون پر
ہماری نظرین پڑا کرین وہ سب محدود ہوجایا کرین
دیکھئے آسمان اگرچہ فی نفسہ محدود ہے و باوجودیکہ
غیر حاصل ہے اوسکو تو موجود مانتے ہین اور اپنی
حالت موجودہ کو عدم نہین کرتے اونکو لازم ہے
کہ جیسے اوسکو حاصل و موجود سمجھتے ہین ویسے
ہی اسکو معدوم تصور کرین تاکہ تقابل صحیح پایا جاوے

روسی سازش کا خوفناک خاکہ

بدن کے تمام رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہین جبکہ وہ کیفیت جو بلگیریا مین روسی سازش کا نتیجہ ہوی ہے خیال مین آتی ہے ؛ شاہ بلگیریا جو روس کے آوردہ تھے تازہ فتوحات کے زعم مین دفعتًا اسقدر حاسون سے باہر ہوے کہ خودسری اختیار کی - اس پر روس نے انکو سمجھایا کہ ایسا مت کرو - لیکن اپنی طاقت اور انگلستان کی حمایت کے خیال سے لاپروائی اختیار کی - انکو اپنی فوج کی شجاعت اور اطاعت پر کمال درجہ اعتبار تھا اور فی الواقع فوج نے بھی ہر ہر موقع پر ایسی سچی اور کامل جان نثاری اور محبت دکھائی تھی کہ جسنے بہروسہ کرتے تھوڑا تھا ؛ وہی فوج جو حال مین اہل سرویا کے ساتھہ اپنے بادشاہ کے لئے جان توڑ کر لڑی تھی جس نے شاہ بلگیریا کے طرفداری کے جوش مین پچاس ہزار فوج کو شکست فاش دیکر عالمگیر شہرت حاصل کی تھی -

وہی فوج روسی سازش کی سرگرم تاثیر سے ابھی چند روز بھی گذرنے نہ پائے تھے کہ تمام و کمال برگشتہ ہوگئی - اور اس صفائی اور لیاقت سے یہ خوفناک تبدیلی وقوع مین آئی کہ آخر وقت تک خود شاہ بلگیریا اور اونکے ارکان دولت یا کسی دوست کے کان تک اسکی بھنک نہ پڑی - یہ بات مشہور ضرور تھی کہ روسی سازشین بلگیریا مین جاری ہین - لیکن وہ کیا رنگ لائین گی اور کب وقوع مین آئین گی اسکا خیال بھی کسیکو نتھا - شاہ بلگیریا ان سازشون کی خبرون کو حقارت سے سنتے تھے - ان پر قہقہے لگاتے تھے : انگلستان جو شاہ کی روسی مخالفت پر مارے خوشی کے جامون مین نہ سماتا تھا وہ شاہ بلگیریا کی بہادری کے ڈنکے ہی بجاتا تھا اور اوسکو ہر طرح کی ترغیب اور تائید کی چاٹ سے اور بھی اکساتا اور پھسلاتا تھا اور اوسکی علانیہ دوستی کے متواتر اظہارون سے روس کو چڑاتا اور اپنا پلہ بھاری جتلاتا ہی تھا کہ دفعتًا یہ خبر تیرہ وتار مشہور ہوگئی کہ شاہ بلگیریا کی تمام فوج نے روس کیطرفداری مین اپنے بادشاہ کو قید کرلیا اور حرف غلط کیطرح حکومت سے آزاد یا!!!

جمعہ کی رات کا پچھلا پہر تھا - بادشاہ اپنے محلون مین آرام کی نیند سوتے تھے - ایک دستہ انہین کی فوج کا چپکے سے آپہونچا - جنگی دربانون نے روکنا چاہا - تلوار سے جواب ملا - دبے قدم اندر گھس گئے - کشت وخون کی آواز سے محلات کے افسر اور شہزادہ جو زف چونک پڑے - صحن مین نکلے تو دیکھا کہ مسلح سپاہ سے بھرا پڑا ہے - اتنے مین شاہ بلگیریا بھی گھبراہٹ مین بستر استراحت سے اٹھکر اسی نیم برہنہ حالت مین آئے حیرانی سے

پوچھا کیا معاملہ ہے۔ گرف صاحب افسر دستہ
فوج نے آگے بڑھکر سلام کیا اور کہا کہ بلگیریا
کی بہبودی کے لئے لازم آتا ہے کہ آپ تخت
چھوڑ دین۔ شاہ نے صاف انکار کیا۔ گرف نے
کہا تمام فوج کی یہی خواہش ہی کہ آپ تخت چھوڑ
دین اور زار روس کی اطاعت کرین جنکی آپنے
گستاخی کی ہے۔ جو فوج گرف کے ہمراہ تہی
وہ شاہ بلگیریا کی خاص اوردہ تھی اور جب اس نے
گرف کی تائید کی تو شاہ کے ہوش اڑے
آنکہین کھلین۔ رنگ فق ہوا جسپر خاص اعتماد
تھا اُسی نے خاص دغا دی۔ اسی شش و پنج
مین شاہ کی نظر جو کہڑکی کے باہر پڑی تو
دیکہا کہ محل فوجون سے محصور ہی۔ تب کچہ چارہ
نہ سوجہا کہا لاؤ معزولی کا کاغذ پیش کرو۔
مین اسپر دستخط کردون۔ جن سپاہ اور افسرون
کی مین نے فتوحات مین رہنمائی کی ہے اگر
وہی مجھسے بیزار ہون تو میرا بیان کیا کام
ہے۔ جو تم چاہتے ہو لکہکر پیش کرو۔
اور جلدی پیش کرو۔ یہہ کہکر شاہ اپنی خوابگاہ
کو پہرے اور پوشاک پہنی۔ گرف مع چند
سپاہیون کے انکے تعاقب مین گئے۔
اور خوابگاہ کا کاغذ پیش کیا جو وہ پیشتر ہی
تیار کرکے ہمراہ لائے تھے شاہ نے دل ہی
دل مین کاغذ کو پڑہا اور استقلال کے ساتھ
یہہ دستخط کیا "الیگذینڈر۔ بلگیریا کا خدا حافظ"۔

زان بعد گرف نے کہا اب چلئے دیر نہ کیجئے
شاہ نے منظور کیا اور فقط اتنا چاہا کہ میرے
بھائی (شہزادہ جورف) کو بھی ساتہہ لیلو
سپاہ نے شاہ کی ہتک سے گریز کیا۔
فقط معمولی کلمہ حضور کی جگہہ آپ سے انکو
خطاب کیا۔ گرف صاحب شاہ کو وزارت
جنگی کے مکان مین لائے چند ہی منٹ
مین انکے بھائی بھی آگئے۔ دونو کو جدا جدا
گاڑی مین سوار کیا۔ دو افسر اور ایک ایک
مسلح سپاہی کوچ بکس پر بیٹھے۔ اور مضبوط
جنگی حفاظت مین حدود ملک کے باہر پہنچا
کر چھوڑ دیا۔ قریب ساڑہے تین بجے صبح کے
سپاہ مذکور روسی وکیل کے مکان پر
آئے جسکا نام زین کاف ہی۔ یہان اور
افسر بھی کیفیت کے منتظر بیٹھے تھے
تمام حال بیان کیا۔ فوج باقی نے چھوٹے چھوٹے
دستون مین تقسیم ہوکر وزرا کے مکانات
کو گہیر لیا۔ بازارون مین سپاہ نے
پیرولین کین۔ دھوم دھام اور نعرہ ہای
خوشی سے رعایا بھی تماشہ دیکہنے کو نکلی
۔ سب کوچے گرجا گہر مین جمع ہونے
کی تحریک کی گئی۔ پانچ بجے تک تمام گرجا
گہر خلقت سے لبریز ہوا ہر ایک باشندہ
موجودہ کو دو دو روبل تقسیم کیا۔
سب نے خوشی سے نعرہ مارا کہ خداوند تعالے نے

اہل بلگیریا کو خاندان سلجین سے بہت سے نجات دی۔ لڑجا کے سامنے تین شکلین سلامی کی سرکی گئین۔ اس سے تمام شہر مین خبر ہوگئی کہ کچھ ہوا ہے۔ بے خبرون کو خبر دی گئی کہ شاہ بلگیریا نے تخت چھوڑ دیا ہے اور ملک چھوڑ گئے ہین۔ خلقت کا ہجوم غفیر جمع ہوگیا۔ روسی کانسل کے دفتر کی طرف اسکی رہنمائی کی گئی۔ برآمدہ مین تین روسی افسر بیٹھے تھے۔ روسی وکیل نے ہاتھ اٹھاکر لوگون کو برکت دی۔ اسوقت تمام خلقت گھٹنون کے بل گہڑی رہی۔ فوج نے استدعا کی کہ زار روس ہمکو اپنی سایہ مین لین۔ وکیل نے زار کیطرف سے انکی درخواست منظور کی اور ہر طرح انکو دلجمعی دی۔ اسیوقت زار روس کی خدمت مین پیغام اور مبارکبادی روانہ کی گئین کہ کام فتح ہوگیا ہے۔ دن بھر غریب رعایا مین روسی سکے فراخ دلی کے ساتھ تقسیم ہوتے رہے۔ اور رومانیا جو آزاد ملکیت تھی انکو قتل کی دھمکیون سے بند کیا گیا کہ خبردار نئی حکومت سے سرتابی نکرین!

روم اور تمام یورپ مین اس کارروائی سے حیرانی چھاگئی۔ انگلستان اگست بند ہوئے۔ سلطانی دربار مین ایک عرصہ تک عالم سکوت رہا۔ سب کی زبان پر یہی سوال تھا کہ یہ کیا ہوا۔ اب کیا ہوگا۔

بعد کی خبرون سے معلوم ہوا کہ جرمنی و آسٹریا نے روس کی حرکت سے اتفاق کیا ہے۔ سلطان بھی مارے خوف کے دم نہین مار سکتے وہ تو روس کے ہاتھ مین مثل کٹھ پتلی ہین۔ انکو اسبات کا خوف ہے کہ کہین ان کی ساتھ بھی ایسی ہی حرکت پیش نہ آئے۔

انگلستان نے اس حالت مین تن تنہا دست اندازی کو خلاف مصلحت سمجھا ہے۔ اس سرد مہری سے سلطان نے اور بھی مناسب جانا ہے روس کا ساتھ دین۔ اسلئے انہون نے شاہ بلگیریا کی معزولی کو منظور بھی کر لیا۔ تازہ خبر یہ ہے کہ روس اور روم اس امر کی سازش مین ہین کہ انگلستان سے مصر کو خالی کرائین۔ انگلستان نے معاملہ کی نزاکت کو سمجھکر مصر سے فوج کی واپسی سے انکار کیا ہے وہ تن تنہا اپنی عظمت پر بھروسہ کئے ہے اور ہندوستان کی امداد اور اپنی لاثانی طاقت اور لیاقت سے وہ زمانہ عنقریب معلوم ہوتا ہے جب ثابت کریگا کہ انگریزی قوم واقعی روی زمین پر بے بدل زبردست ہے اور وہ روسی نمرود کے غرور کو راستی کے زور سے اس صفائی کے ساتھ چکنا چور کرے گی کہ زمانہ عش عش کرے گا۔

خلاصہ خبرہائے عام

لنڈن ۲۵ ستمبر پارلمنٹ کا جلسہ

۱۱ نومبر تک معطل رہا حضور ملکہ عالیہ نے اپنی اسپیچ مین یہ بیان فرمایا کہ دول اجنبیہ کے ساتھ ہماری دوستی بحال رہی حال مین بلغاریہ کے لوگ غدر کرکے پرنس الگزنڈر کو اپنے تخت و تاج سے دستبردار ہوجانیکیلئے مجبور کئے اسلئے وہان ایک ریجنسی گورنمنٹ مقرر ہوکر برلن ترٹی کے ساتھ مطابق پرنس الگزنڈر کا ایک قایم مقام مقرر کرنے کے لئے جلسۂ علم کی تیاری کئے۔

باب سالسبری کے خط کے جواب مین برلن کے صلح نامہ مین شریک مین سو کل دول یہ کہتے ہین کہ بلغاریہ کے صلحنامہ مین کوئی ایک تغیر و تبدل نہوگا۔ افغانی سرحد دریائے آکسس سے چند میل کے فاصلے پر مقرر ہوا ہے اور موسم سرما کے باعث سرحدی کمیشن کو واپس آجانیکا حکم دیا گیا۔ سوای اسکے حضور ملکہ عالیہ نے یہ بھی فرمایا کہ ایرلنڈ کے زمینات کی فیصلہ کرنے کے لئے کمیشن روانہ کی گئی ہے اور ما بدولت اپنی ہندوستان اور جزائر کے بہتری کے خواہان ہین اور ہمارے دوسرے یورپین پور کی دوستی و محبت کو ترقی دینے کے لئے ہمیشہ ساعی رہا کرتے ہین۔

پرنکپون ۲۵ سنہ پہلی مدرس لانسرس چوتھی مدراس لیٹ کیاویلری کی برادری جو یہان نوشیرہ اور نواسا مامی اسٹیشنون پر آکر

سمبو کو روانہ ہوے۔ جنرل الیسٹ نندالہ کے فسٹ برگیڈ کی کمان حاصل کئے اور جنرل اس بہاسون کے افواج کے مختار رہے مسٹر چارلس ای گلاڈسٹن میجر جنکن کے عوض مین نگیان کے اسسٹنٹ کمشنر مقرر ہوے۔

سنٹ پیٹرسبرگ ۳۰ سنہ۔ اخبار سنجر نامی اخبار مین ترکی افواج کی طیاریون کے باب مین ایک آرٹیکل طبع ہوی ہے اور اوسمین یہ بھی لکھا ہے کہ ترکی فوج ایڈریانوپل کے قریب جمع ہو رہی ہے۔

گزٹ خبار

روسی جنگ کیلئے خفیہ طور پر کل طیاریان قریب الاختتام ہین۔
تین برد بست فوجین تیار کی گئین۔ افسر مقرر ہوے حکم کی دیر ہے۔
برما مین انگریزی فوجین ہیضہ و بخار سے ضایع ہو رہی ہین۔
بہ لحاظ قیام گورنمنٹ کے شملہ ہی دارالسلطنت ہند منظور رہا۔
پرسون سو موارے مصنفون کا امتحان لاہور مین شروع ہوگا۔
اٹلم ٹیکس بزمانے کی خبر کی صاف طور پر تردید کی گئی ہے
گورنمنٹ نے پورا بندوبست کر لیا ہے کہ دسہرہ محرم مین فساد نہوپائے
ہونگ آباد مین گرفتاری تانتیا بھیل کیلئے گرم کمیٹیان جاری ہین
بیان ہوا ہندوستانیون حلف دروغی کی سزا سخت کی جائے۔
ٹھاکر سنگھ رئیس سلیم پور کو بجرم کشید شراب ناجایز ۲ ماہ قید ہوی
جنسوہ مین ایک بدمعاش کو بجرم جیب کتر نیکے چودہ سال قید ہوی
جنگ روس مین امیر افغانستان ۲۷۵۰۰ فوج سے مقابلہ کرسکین گے
اگر روس نے پہلے ہی قبضہ ہرات پر کر لیا تو بالا مرغاب پنجدہ پر مقابلہ ہوگا

در مطبع بحر سیاہ در بندر باہتمام محمد یوسف طبع شد